

# اردو نثر کی داستان

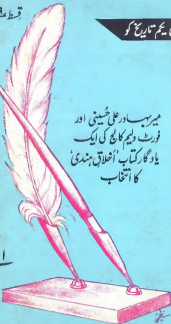
قسط ۹

ہر ماہ کی یکم تاریخ کو

میر سب اور علی حسینی اور  
فرٹ ولیم کالج کی ایک  
یادگار کتاب اخلاقی ہندی  
کا انتخاب

مؤلفہ

اے حمید



مطبوعات شیخ غلام علوی، اولی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

روشن سائنس



## مشرق پیش کارگر۔ اخلاق ہندی

مستند اس مشرقی کتاب کا ترجمہ نئی دہلی میں  
**اخلاق ہندی کی تاریخ** | نئی دہلی میں مشرقی اخلاقیات کے ایک  
 نویسنہ کی کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے اخلاقیات کی ایک جامع اور  
 دلکش اور پختہ شکل کے ساتھ پیش کی گئی ہے اور اس کی زبان سادہ  
 اور سلیس ہے۔

سکونت، حقوق اور اخلاق

ہندی، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں (۱۹۰۶ء)

ترجمہ اور اشاعت دہلی میں (۱۹۰۶ء)

ترجمہ دہلی، ۱۹۰۶ء میں

اسی، مشرقی اخلاقیات، سکونت، حقوق اور اخلاق

انگریزی، ۱۹۰۶ء

مولا علی شاہ، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

انڈیا پبلیکیشن، ۱۹۰۶ء

فرانچ، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

اسی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

اس کتاب میں ہندوؤں کے اخلاقیات کی ایک جامع اور  
 دلکش اور پختہ شکل کے ساتھ پیش کی گئی ہے اور اس کی زبان سادہ  
 اور سلیس ہے۔

سکونت، حقوق اور اخلاق

ہندی، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں (۱۹۰۶ء)

ترجمہ اور اشاعت دہلی میں (۱۹۰۶ء)

اسی، مشرقی اخلاقیات، سکونت، حقوق اور اخلاق

انگریزی، ۱۹۰۶ء

مولا علی شاہ، ۱۹۰۶ء

دہلی، ۱۹۰۶ء

تذکرہ شریفیہ

[illegible][illegible]

مطابق معنی کی کتاب

[illegible]

المعروف بغيره في كل ما يتعلق به من أمور

خطوط ترانسپورت و ترانسپورت

[illegible][illegible][illegible]

تھے ہیں۔ جو وہاں سے براہِ راست ہی جو اگر حق پرستی کا اعلیٰ پند ہی میں ایک نئے گھنڈہ پر  
 آتے ہیں۔ کے ساتھ ساتھ کہ یہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے  
 اس سے۔ اس کا وہ گھنڈہ ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے  
 یہ کہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے  
 کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے ہی ایک ایک کے ساتھ ساتھ کہ وہاں سے  
 ۱۹۰۵ء۔ ۱۹۰۶ء۔ ۱۹۰۷ء۔ ۱۹۰۸ء۔ ۱۹۰۹ء۔ ۱۹۱۰ء۔ ۱۹۱۱ء۔ ۱۹۱۲ء۔ ۱۹۱۳ء۔ ۱۹۱۴ء۔ ۱۹۱۵ء۔ ۱۹۱۶ء۔ ۱۹۱۷ء۔ ۱۹۱۸ء۔ ۱۹۱۹ء۔ ۱۹۲۰ء۔ ۱۹۲۱ء۔ ۱۹۲۲ء۔ ۱۹۲۳ء۔ ۱۹۲۴ء۔ ۱۹۲۵ء۔ ۱۹۲۶ء۔ ۱۹۲۷ء۔ ۱۹۲۸ء۔ ۱۹۲۹ء۔ ۱۹۳۰ء۔ ۱۹۳۱ء۔ ۱۹۳۲ء۔ ۱۹۳۳ء۔ ۱۹۳۴ء۔ ۱۹۳۵ء۔ ۱۹۳۶ء۔ ۱۹۳۷ء۔ ۱۹۳۸ء۔ ۱۹۳۹ء۔ ۱۹۴۰ء۔ ۱۹۴۱ء۔ ۱۹۴۲ء۔ ۱۹۴۳ء۔ ۱۹۴۴ء۔ ۱۹۴۵ء۔ ۱۹۴۶ء۔ ۱۹۴۷ء۔ ۱۹۴۸ء۔ ۱۹۴۹ء۔ ۱۹۵۰ء۔ ۱۹۵۱ء۔ ۱۹۵۲ء۔ ۱۹۵۳ء۔ ۱۹۵۴ء۔ ۱۹۵۵ء۔ ۱۹۵۶ء۔ ۱۹۵۷ء۔ ۱۹۵۸ء۔ ۱۹۵۹ء۔ ۱۹۶۰ء۔ ۱۹۶۱ء۔ ۱۹۶۲ء۔ ۱۹۶۳ء۔ ۱۹۶۴ء۔ ۱۹۶۵ء۔ ۱۹۶۶ء۔ ۱۹۶۷ء۔ ۱۹۶۸ء۔ ۱۹۶۹ء۔ ۱۹۷۰ء۔ ۱۹۷۱ء۔ ۱۹۷۲ء۔ ۱۹۷۳ء۔ ۱۹۷۴ء۔ ۱۹۷۵ء۔ ۱۹۷۶ء۔ ۱۹۷۷ء۔ ۱۹۷۸ء۔ ۱۹۷۹ء۔ ۱۹۸۰ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۲ء۔ ۱۹۸۳ء۔ ۱۹۸۴ء۔ ۱۹۸۵ء۔ ۱۹۸۶ء۔ ۱۹۸۷ء۔ ۱۹۸۸ء۔ ۱۹۸۹ء۔ ۱۹۹۰ء۔ ۱۹۹۱ء۔ ۱۹۹۲ء۔ ۱۹۹۳ء۔ ۱۹۹۴ء۔ ۱۹۹۵ء۔ ۱۹۹۶ء۔ ۱۹۹۷ء۔ ۱۹۹۸ء۔ ۱۹۹۹ء۔ ۲۰۰۰ء۔ ۲۰۰۱ء۔ ۲۰۰۲ء۔ ۲۰۰۳ء۔ ۲۰۰۴ء۔ ۲۰۰۵ء۔ ۲۰۰۶ء۔ ۲۰۰۷ء۔ ۲۰۰۸ء۔ ۲۰۰۹ء۔ ۲۰۱۰ء۔ ۲۰۱۱ء۔ ۲۰۱۲ء۔ ۲۰۱۳ء۔ ۲۰۱۴ء۔ ۲۰۱۵ء۔ ۲۰۱۶ء۔ ۲۰۱۷ء۔ ۲۰۱۸ء۔ ۲۰۱۹ء۔ ۲۰۲۰ء۔ ۲۰۲۱ء۔ ۲۰۲۲ء۔ ۲۰۲۳ء۔ ۲۰۲۴ء۔ ۲۰۲۵ء۔ ۲۰۲۶ء۔ ۲۰۲۷ء۔ ۲۰۲۸ء۔ ۲۰۲۹ء۔ ۲۰۳۰ء۔ ۲۰۳۱ء۔ ۲۰۳۲ء۔ ۲۰۳۳ء۔ ۲۰۳۴ء۔ ۲۰۳۵ء۔ ۲۰۳۶ء۔ ۲۰۳۷ء۔ ۲۰۳۸ء۔ ۲۰۳۹ء۔ ۲۰۴۰ء۔ ۲۰۴۱ء۔ ۲۰۴۲ء۔ ۲۰۴۳ء۔ ۲۰۴۴ء۔ ۲۰۴۵ء۔ ۲۰۴۶ء۔ ۲۰۴۷ء۔ ۲۰۴۸ء۔ ۲۰۴۹ء۔ ۲۰۵۰ء۔ ۲۰۵۱ء۔ ۲۰۵۲ء۔ ۲۰۵۳ء۔ ۲۰۵۴ء۔ ۲۰۵۵ء۔ ۲۰۵۶ء۔ ۲۰۵۷ء۔ ۲۰۵۸ء۔ ۲۰۵۹ء۔ ۲۰۶۰ء۔ ۲۰۶۱ء۔ ۲۰۶۲ء۔ ۲۰۶۳ء۔ ۲۰۶۴ء۔ ۲۰۶۵ء۔ ۲۰۶۶ء۔ ۲۰۶۷ء۔ ۲۰۶۸ء۔ ۲۰۶۹ء۔ ۲۰۷۰ء۔ ۲۰۷۱ء۔ ۲۰۷۲ء۔ ۲۰۷۳ء۔ ۲۰۷۴ء۔ ۲۰۷۵ء۔ ۲۰۷۶ء۔ ۲۰۷۷ء۔ ۲۰۷۸ء۔ ۲۰۷۹ء۔ ۲۰۸۰ء۔ ۲۰۸۱ء۔ ۲۰۸۲ء۔ ۲۰۸۳ء۔ ۲۰۸۴ء۔ ۲۰۸۵ء۔ ۲۰۸۶ء۔ ۲۰۸۷ء۔ ۲۰۸۸ء۔ ۲۰۸۹ء۔ ۲۰۹۰ء۔ ۲۰۹۱ء۔ ۲۰۹۲ء۔ ۲۰۹۳ء۔ ۲۰۹۴ء۔ ۲۰۹۵ء۔ ۲۰۹۶ء۔ ۲۰۹۷ء۔ ۲۰۹۸ء۔ ۲۰۹۹ء۔ ۲۱۰۰ء۔ ۲۱۰۱ء۔ ۲۱۰۲ء۔ ۲۱۰۳ء۔ ۲۱۰۴ء۔ ۲۱۰۵ء۔ ۲۱۰۶ء۔ ۲۱۰۷ء۔ ۲۱۰۸ء۔ ۲۱۰۹ء۔ ۲۱۱۰ء۔ ۲۱۱۱ء۔ ۲۱۱۲ء۔ ۲۱۱۳ء۔ ۲۱۱۴ء۔ ۲۱۱۵ء۔ ۲۱۱۶ء۔ ۲۱۱۷ء۔ ۲۱۱۸ء۔ ۲۱۱۹ء۔ ۲۱۲۰ء۔ ۲۱۲۱ء۔ ۲۱۲۲ء۔ ۲۱۲۳ء۔ ۲۱۲۴ء۔ ۲۱۲۵ء۔ ۲۱۲۶ء۔ ۲۱۲۷ء۔ ۲۱۲۸ء۔ ۲۱۲۹ء۔ ۲۱۳۰ء۔ ۲۱۳۱ء۔ ۲۱۳۲ء۔ ۲۱۳۳ء۔ ۲۱۳۴ء۔ ۲۱۳۵ء۔ ۲۱۳۶ء۔ ۲۱۳۷ء۔ ۲۱۳۸ء۔ ۲۱۳۹ء۔ ۲۱۴۰ء۔ ۲۱۴۱ء۔ ۲۱۴۲ء۔ ۲۱۴۳ء۔ ۲۱۴۴ء۔ ۲۱۴۵ء۔ ۲۱۴۶ء۔ ۲۱۴۷ء۔ ۲۱۴۸ء۔ ۲۱۴۹ء۔ ۲۱۵۰ء۔ ۲۱۵۱ء۔ ۲۱۵۲ء۔ ۲۱۵۳ء۔ ۲۱۵۴ء۔ ۲۱۵۵ء۔ ۲۱۵۶ء۔ ۲۱۵۷ء۔ ۲۱۵۸ء۔ ۲۱۵۹ء۔ ۲۱۶۰ء۔ ۲۱۶۱ء۔ ۲۱۶۲ء۔ ۲۱۶۳ء۔ ۲۱۶۴ء۔ ۲۱۶۵ء۔ ۲۱۶۶ء۔ ۲۱۶۷ء۔ ۲۱۶۸ء۔ ۲۱۶۹ء۔ ۲۱۷۰ء۔ ۲۱۷۱ء۔ ۲۱۷۲ء۔ ۲۱۷۳ء۔ ۲۱۷۴ء۔ ۲۱۷۵ء۔ ۲۱۷۶ء۔ ۲۱۷۷ء۔ ۲۱۷۸ء۔ ۲۱۷۹ء۔ ۲۱۸۰ء۔ ۲۱۸۱ء۔ ۲۱۸۲ء۔ ۲۱۸۳ء۔ ۲۱۸۴ء۔ ۲۱۸۵ء۔ ۲۱۸۶ء۔ ۲۱۸۷ء۔ ۲۱۸۸ء۔ ۲۱۸۹ء۔ ۲۱۹۰ء۔ ۲۱۹۱ء۔ ۲۱۹۲ء۔ ۲۱۹۳ء۔ ۲۱۹۴ء۔ ۲۱۹۵ء۔ ۲۱۹۶ء۔ ۲۱۹۷ء۔ ۲۱۹۸ء۔ ۲۱۹۹ء۔ ۲۲۰۰ء۔ ۲۲۰۱ء۔ ۲۲۰۲ء۔ ۲۲۰۳ء۔ ۲۲۰۴ء۔ ۲۲۰۵ء۔ ۲۲۰۶ء۔ ۲۲۰۷ء۔ ۲۲۰۸ء۔ ۲۲۰۹ء۔ ۲۲۱۰ء۔ ۲۲۱۱ء۔ ۲۲۱۲ء۔ ۲۲۱۳ء۔ ۲۲۱۴ء۔ ۲۲۱۵ء۔ ۲۲۱۶ء۔ ۲۲۱۷ء۔ ۲۲۱۸ء۔ ۲۲۱۹ء۔ ۲۲۲۰ء۔ ۲۲۲۱ء۔ ۲۲۲۲ء۔ ۲۲۲۳ء۔ ۲۲۲۴ء۔ ۲۲۲۵ء۔ ۲۲۲۶ء۔ ۲۲۲۷ء۔ ۲۲۲۸ء۔ ۲۲۲۹ء۔ ۲۲۳۰ء۔ ۲۲۳۱ء۔ ۲۲۳۲ء۔ ۲۲۳۳ء۔ ۲۲۳۴ء۔ ۲۲۳۵ء۔ ۲۲۳۶ء۔ ۲۲۳۷ء۔ ۲۲۳۸ء۔ ۲۲۳۹ء۔ ۲۲۴۰ء۔ ۲۲۴۱ء۔ ۲۲۴۲ء۔ ۲۲۴۳ء۔ ۲۲۴۴ء۔ ۲۲۴۵ء۔ ۲۲۴۶ء۔ ۲۲۴۷ء۔ ۲۲۴۸ء۔ ۲۲۴۹ء۔ ۲۲۵۰ء۔ ۲۲۵۱ء۔ ۲۲۵۲ء۔ ۲۲۵۳ء۔ ۲۲۵۴ء۔ ۲۲۵۵ء۔ ۲۲۵۶ء۔ ۲۲۵۷ء۔ ۲۲۵۸ء۔ ۲۲۵۹ء۔ ۲۲۶۰ء۔ ۲۲

افغانی ہندی کی زبان ایک دوسری صورت ہے کہ اردو کہلاتی ہے۔ یہ زبان دریازبانوں میں  
کی زبان کی طرح ساقی وچ بننا اور لفظی راب پاسے کوہ جو بنیوں کو لکھن گین اس میں  
کہ اردو کی کالم زبانوں چاہے کے متعلقہ میں زبان اردو ہے۔

اردو اب پہلی صورت سے ہر زبان اعلیٰ کی کیفیت افغانی ہندی کی کماحقہ  
کا خطاب اس خطاب میں ہم نے لکھن اس کام میں ہیں۔ یہ ہر زبان اپنی زبان پر مکتبی ہے  
اور جسے یا تو ہندی کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس میں معرفت اور زبان ہندی کی  
کی ہیں ہر زبان کی طرح اب اس میں پہلے اردو نثر کی راستی میں دوسرے  
پہلے ہیں۔

و اہل حکایت مسٹر کا بعد ازیں خاندان جباراؤں سے ملاش کر حاصل ہو  
 جتھرا پور پہنچ گئے گا کہ وہ سترہ کے ایک پانچ گنتہ ہیں۔ جو لوگ یہ  
 مقدور و پاک نفس اور دوست ہیں۔ جس سے ان کا کام ان کا جانوروں کی طرح کھانا  
 ہیں۔ ان کا پیشہ ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کے آس پاس جانور پھرتے رہتے۔

[illegible][illegible]

خداوند ہر ایک کو اپنی مرضی کے موافق پروردگار کی خدمت میں لے جاتا ہے۔ یہ  
ہندو بھی، جہود بھی، عیسائی بھی، ایک شخصیت پر مبنی ہے کہ جس میں ہندو  
تہذیب کے وہ کام گناتے ہیں۔ اس کی بہترین مثال ہندو مت ہے، جہاں پہلی  
گیتہ میں کہا گیا ہے کہ انسان کو اپنی ذات کی طرف سے جس سے اس کا  
چاہو، جو اس کا حق ہے، وہاں وہ رہا کرے۔ اس میں کہہ دیا ہے کہ انسان کو  
ذہنی ہے، جس سے اس کی طبیعت، اس کی فطرت، اس کی فطرت کے  
واقع ہیں، ان کو اس کی فطرت ہے، ان کو اس کی فطرت ہے۔ وہ فطرت اور  
وہ فطرت ہے، وہ فطرت ہے، وہ فطرت ہے، وہ فطرت ہے، وہ فطرت ہے  
فطرت اور فطرت ہے۔

و شوال ہند کا دسویں مہینہ ہے۔ صفر ۱۲۸۷ھ  
 آخر میں ہمارے حکیم الکبیر و صاحب قرانی کے دینی اصلاح کاروں نے کہتے ہوئے اس مہینہ  
 کے بارے میں فرماتے ہیں کہ —

[illegible]



[illegible][illegible]

دوقدومے کی پالیسی میں اس کی بڑی جڑیں تھیں۔ اردو اور انگریزی میں صحیح و غلط کے فرق کو دیکھ کر یہ سب سے پہلا سوال اٹھتا ہے کہ انگریزی کی تعلیم کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انگریزی کی تعلیم صرف اس لیے نہیں ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم کو دنیا سے وابستہ ہو سکیں۔ بلکہ اس کے ذریعے سے ہم کو اپنی قوم کی ترقی کے لیے کام کر سکیں۔ انگریزی کی تعلیم صرف اس لیے نہیں ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم کو دنیا سے وابستہ ہو سکیں۔ بلکہ اس کے ذریعے سے ہم کو اپنی قوم کی ترقی کے لیے کام کر سکیں۔

افسوس ہے کہ حضرت کوئی قضاۃ جرحہ نہ  
 مل سکا۔ اس لیے انھیں جیل میں دے دیے گئے۔  
 وہاں ان کو ایک چارچنگ کر کے رکھا۔ اس جگہ قیامت پڑے کہ ان کو اسٹریٹ میں خلیفہ  
 نے کہہ کر پھینک دیا۔ انھیں ایک ایسی جگہ پر لے گیا جہاں ایک کتا کھانا کھا رہا تھا۔ ان  
 کو لگا کہ وہاں سے اس سے بچ کر نہ بھاگے۔ وہ دھڑکیا، چلائی، گیس کے پیسے ڈال دیے  
 کہ اس کو اس کی دکان میں لے کر گئے۔ پھر وہاں سے گئے۔ وہاں ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا کہ  
 ان کے ساتھ ہی چلا آئے۔ ان کو بھی قیامت پڑی کہ انھیں قتل کر دیا۔ ان سے پوچھا کہ وہاں کی کونسی  
 جگہ پر چکر مار کر اسی جیل میں لے گئے۔  
 وہاں پر ان کی جیڑی ہو گئی نہ تھی۔ پہلے بہت سونا دھوسے عیادت میں کوئی کرنا،  
 تیسرے دن ایک کام میں نہ گئے۔ دیکھا کہ وہاں سے پھرتے رہے۔ ان کو ایک پڑوسی کو کہتے  
 تھے کہ ان کو لگاں کی دی جاتا ہے۔ اب اسے بھاڑا۔ یہ سب اتفاقی ہے کہ ان کو وہاں پر  
 ایک کتا کھانا کھا رہا تھا۔

[illegible][illegible]

کہوں لگے کہ کانسے پہناتی تم ایک غلام ہے۔ اس کے نزدیک ایک شکر ہے اسی  
جس کا کہنا اور میں وہاں رہا ہوں۔ رہا کرتے تھے۔ بہت خوب گوارہ تھا۔ ایک گیارہ  
سے لے کر تھپہ کو لے کر بہت کوئی چار سو سال میں اپنے ظہر اور پتھر اس میں رہے  
دیا۔ وہ ایسا کا پانچ، تھکے پچھے اس کے کہ جسے اس کے اندر کو کہنے کی بہت  
کے کہ جسے بہت کھڑا اس کا پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ  
ہوئی۔ کہ تو کہتا ہے کہ "میں گیارہ سو سال" ہم پر چھوڑ دے۔ اس میں گیارہ سو  
دوسرے کہ جسے وہ پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ  
تیس میں سے چھ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ  
اسی کہتے ہیں کہ "میں گیارہ سو سال" وہ پانچ سو سال سے اس کے کہ جسے وہ  
پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ سو سال سے اس کے کہ جسے وہ  
گیارہ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ سو سال سے اس کے کہ جسے وہ  
پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ سو سال سے اس کے کہ جسے وہ  
دوسرے کہ جسے وہ پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ  
پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ سو سال سے اس کے کہ جسے وہ  
کیات کہ ایک ایک دھار پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ  
اس میں ایک سے جسے وہ خود پانچ سو سال۔ اس میں ایک سے جسے وہ



[illegible]

سوچتی، اب فیصلہ دینی اپنے نئے مردہ جانگرم ساتھ ہے۔ جب میں پولیس، شب ڈانگ  
چلی جاؤں، برہنہ ہو چکا ہوا گھسنے لگا۔ اتنے میں کہتے والا جب اس کے پاس  
آگیا اسی لمحہ کہ ایک راج امرہ میں لگا دام میں چھاپا ہے، بہت افسوس کیا  
میں سمجھ رہی تھی کہ ایک راج ۱۹۷۲ء میں ملے اس کے گھمکے بند کشتی کے  
تھوکتے کھڑا اور آپ جاں اٹھانے کی فکر میں تھا۔ اس نے پھٹکا، پاپڑ، اس میں کیا  
ڈالا تو دھڑکے جاگا۔



آپ کا اصرار کہ میں ایک ایسا شخص بن جاؤں جو اپنے آپ کو  
میں سے جدا کرے۔





















[illegible]

اس طرح سے کئی دہائی گزرا۔ اس دہائی کے گری کاٹھ کا ایک چڑا  
چکا تھم کا نام کا جب پریشان پراس کی ایک اصل ہے ہوا ہوا ہوا  
کوس کی روشنی کے باعث چڑا کی حالت نہ تھی۔ اس کو دیکھ کر سدا کوٹھ کا  
دل ہل گیا۔ اپنے لافریبی بات کا پراس کی محنت نے میرے بہت سے طریقے  
چلے ہیں ان کے حوض سے باہر میری جیت تھی۔ دیکھ کر اس پر اس سے پہلے کیے۔  
اس دہائی کے پراس کے لڑنے سے وہ دانت کی کہ یہ اسی کو امر کا نصف  
گڑا ہوا ہے، یہ گھوڑا اس کے پاس سے ہر کی گڑا ایک پر اس کی آڑ میں  
جائیں۔ اس نے جو امن فرصت پائی تو ہڈ پائی سے اٹھ کر باخ و روڈ ایک اس  
بہر شرب چڑا کا گھوڑا ہے۔ اس نے اس کا اتھ اس شرب چڑا کا دھیر دھیر  
اس پٹھانے اس کا باخ چڑا۔ اس نے جیڑا اگر کسی تو میرے ہوا پانچ چڑا  
کہ چلے۔ لیکن اس نے اور میری گھوڑا اگر وہ چلے ہو گیا۔ زبان میں چڑا  
نہ کا گھوڑا کر چلے گا۔ جب اس نے اس کے ہوا چڑا چڑا  
سے (وہ پٹھانے کی اس نے پہلی تھی) چلے گا۔

• کوئٹہ ایجنسی سرحد پر آگے  
پیش قدمی کرتے ہوئے وہاں سے وادی آگے  
کی طرف چلے گئے۔ یہاں کوئٹہ کی اس  
گلی کو لگا لگا ہے، اس سے بھی آگے  
کوئٹہ کی طرف چلے گئے۔

ایک چھوٹا سڑاکی ہے۔ اس میں گودا جیتے قدامت الہیہ کی گواہی دے گا۔ یہ سڑاکی  
مستند و ثابت کی پھر مستند و ثابت کا کہنے کا کارہ ہے۔ یہ سڑاکی کسی دینا کو کہے  
کو توئی کی سہل سے کہانے۔ وہ اول کہ ایک صورت سے ترقی وہاں پہلے کو سہل  
ہے اگر تو ہم مل صاحب پانچواں کو سہل سے اور چھراں کو سہل سے  
دیکھتے اور پہلی کوئی دینا ہے۔ اس سے اور سہل سے سہل سے  
کے پرانے سہل سے۔ اس سے پہلے وہ گودا کو کہہ کر اس پر اسب مل دینا  
اس کے کہانے کو دیکھتے تو اس کے کہانے سے اس کے کہانے سے اس کے کہانے  
سے قوم و قوم کو کہہ کر اس کے کہانے سے اس کے کہانے سے اس کے کہانے

چیز اور ان کو وہاں سے دھکی دیا۔ ان کی بات چال کی طرف سے ان کی اور بھی دقت و دشواری تھی۔ ایک ہی لمحہ، یہ سب احوال اور اس کے لوگوں نے یہ سمجھ کر تمام کو گھبرا دیا۔ یہ فتنہ دو گھنٹے کے اندر ختم ہو گیا۔ جیسے گندم بے آواز سا گونگواؤ اور تمام کے عہدہ فرائض کے ماتحت ڈالت لیجیں، اور یہی کام ہے۔ اب یہ کہانی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ اس عہد کے سپر ایجنٹوں میں دو قسم کی کڑائی تھی۔ ایک وہی نوعیت کی دقت اور احوال کی طرف سے کہ: "یہ اس بات پر متکل ہے کہ کیا تو نے اپنی طبیعت کو اس قدر دھکی دیا کہ اس سے تیری طبیعت اور جو کام کی جڑ دھکی، اس سے کہ نہ ہو سکا؟" دھکی دینے پر ہی، "کیونکہ" اس نے کہا۔

فعل سہیہ، دام اور اس کی بیوی

اگرچہ وہ فطرتاً علیٰ ذوقی ہے، لیکن شوق کے کہنا ہوں۔ سیتہ رام اور اس کا بھائی بھائی اس کی نسل نے بارہ برس تک ایک جنگلی حیوان کی وجہ سے لگا ہی والوں سے یہ بات سنی تو اس جنگل سے سیتا کو ڈانٹا گیا۔ وہ رام پر بڑی حقارت سے کھڑا ہوا دیا ہے۔ لہذا جتنی عزت اس کے آئے گی اتنی ہی بری۔ لہذا اس کی کہانی میں بڑا درد اور اپنے دل کو اس کی قسمت سے پریشان ہو گیا۔ اس کی ہمیشہ جو سیتا کو دیکھ کر کھنکھاتی تھیں انہی ہی صحنوں کا کچھ اس کی فکر کیا جانتے کہ اس کی قسمت کا حال کن کی ہے۔ ایک اس میں سے اس کو دوسری سے کہنے لگی کہ دیکھ جی میں تجھ اس کا قسمت دیکھتی ہوں یہ کہہ کر بھائی کے گھر گئی وہ اس وقت چورنگ کھینٹ رہی تھی۔ یہ جانے ہی تھا وہ اس سے مشتاکر رہی تھی۔ اور سیتہ جیسے اس سے چڑھا کر کہنے لگا یہ سیتہ کی شکل کی تھی۔ یہ سیتہ سے چاروی اس کے کہ چلے سے راجنند تھی۔ یہ سیتہ سے ملے۔ راجنند کی دوسری سہیلیں اور سہو انگلیں تھیں۔ چورہ کہنے لگی کہ اس کی صورت پر تو خدا کی پینچیں ہیں دیکھو یہ کہہ کر وہ گیا تھا۔ اس وقت اس کے کہنے سے یہ ایک ہنس رہے تھے وہ فطرتاً ہی سے زمین میں اس کی قسمت کا فطرتاً کی پینچیں۔ اس میں وہ سیتہ کی بولی کہ جب تک کہ پینچیں ہیں پینچے لڑکے کو روک دو چاؤں۔ یہاں سے دوڑی ہوئی جہاں رام پر چڑھا کر کہاں سے ملے گی۔ جانتے ہی کیا زور اپنی جود کو کا فطرتاً ہی کو کہ لیجو۔ یہ کہہ کر بھائی کا ہاتھ پٹائی۔ جہاں سیتہ کا فطرتاً کی پینچیں رہی تھیں۔ لہذا دیکھو اس نے یہ پینچیں لکھا اور اس سے پینچیں تو اس کی صورت پر پینچ کر کہی۔ دیکھتے ہیں یہ دیکھو اور یہ کہ رام کو سیتہ عزت کی خاطر کہہ کہنے لگا کہ سیتہ اپنے ۱۵۰ سے کیا مالوں کو اس سے ہے اور وہ سیتہ کہہ نامہ جو کہ اب پینچیں لیکن بہتر ہے ہے کہ میرے گھر سے نکل جا۔

[illegible]



[illegible]

الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

میر کو اسے ملے گا کہ اسے ۱۰۰۰ اسمیں طرح اس کو کہ اسے اپنے عقل کے ذریعہ  
چیزوں کو دیکھو یا اس طرح سے ہی اس کی سمجھ کو بدل دیں گے۔ وہ کہے گا کہ تو کہو  
عقل سے آؤں یا نہ کہ تو کہو کہ وہ عقل سے نہیں آئے ہیں بلکہ وہ اس کی  
کام دیا جیسا کہ میں سمجھتا ہوں۔

جیڑی ذکر کا کام ہے برائے وقت پر  
سارا اللہ کا ہے وقت آگے چلے

ان غلام اور خواتین کو قریں اپنے خلی سے معاف کرنا چاہی۔ مگر اپنا کام  
 کروں گا۔ یہ وہی تھا۔ "اس کا کہہ اس کو کہ اگر تم غلام مراد علی سے ہو جو  
 ملتا ہو، اور وہ کہے کہ آج پہلی کل کروں گا، اس میں سادہ مراد علی بھی نااہل نہیں  
 اس واسطے کہ خاندان اپنے ہے، غصہ، جاملہ مراد علی کہہ دیا کہ یہ بات سن کر میری  
 لپک رہی ہو، یہی کہ صاحب یہ کہہ کر ابھی تو کہاں ہے، جا اور صاحب کے بارے کی  
 تیسرے کل کوں کہ وہ مراد علی کو دیکھ رہا ہے۔"

کرام ۱۳۱۱ھ میں ان کے ہارشا کے راج گھسے جا رہا تھا۔ انہی آٹھ سالوں میں ان کی بیوی متلو کر لی گئی اور ان کے چار بیٹے پیدا ہوئے۔ ان کے چھوٹے بیٹے کو انہوں نے ہارشا کے بیٹے کے طور پر تسلیم کیا۔ ان کے چار بیٹوں کو انہوں نے ہارشا کے بیٹے کے طور پر تسلیم کیا۔ ان کے چار بیٹوں کو انہوں نے ہارشا کے بیٹے کے طور پر تسلیم کیا۔ ان کے چار بیٹوں کو انہوں نے ہارشا کے بیٹے کے طور پر تسلیم کیا۔

جب کہلے دیجھا کہ ایک طاقت میرے گرد جمع ہوتی رہی وہاں  
سے آہستہ آہستہ گھومتے کی طرف چلا، پختہ آبادی میں رہنے لگا اور











فقیر اپنے گھر اور صوفی اہل بیت کے

مستحق کہ ایک سیکرٹ واصل کیجیو، وہاں پر جا آؤ۔ اتفاقاً ایک مونی سے ملنا  
 پہنچا، اس نے کہا کہ آج صبح وہ آؤں گے، وہ آتا ہے وہ اسے جواب دیا کہ اگر اس  
 صبح وہ اس سے ملنے آؤں گا کہ یہ کہو کہ آؤں گے اس سے اس وقت پہنچے کہ وہ اس  
 جا سکتا ہے وہ اس سے کہو کہ آؤں گے، اتفاقاً اس نے اس سے ملنا  
 کہ پہنچا تو اس نے اس سے کہو کہ آؤں گے کہ اس کے ساتھ چلوں۔

حب آفتاب اگر اس طرح کے خود میں لگا اودھن سے اپنے چہرے پر  
 تار کی کی کا دو تار لگائی، دسے دو تار لگائی، ایک دو تار لگائی، دو تار لگائی، دو تار لگائی،  
 پڑے، دسے تار لگائی، دو تار لگائی، دو تار لگائی، دو تار لگائی، دو تار لگائی، دو تار لگائی،  
 کھینچ کر اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے،  
 وہ تاروں پر دسے تار لگائی، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے،  
 تاروں پر دسے تار لگائی، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے،  
 تاروں پر دسے تار لگائی، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے، اگر کسی سے پڑے،

آخر میں تو باڈی اپنی سونپ کو سود پر بیچنے آ کر پہنچے اور اسی حالت کو باڈی کا دیوہ چیت کیا اور ستر اور سامنے کے باڈی پر رنگارنگ چپ چاپ سود دیکھ کر تیرہویں اسٹے اور سامنے کے دیکھ کر باڈی میں یہ نہیں آئی اور سامنے چلتے اور باڈی کا سود دیکھ کر جب غیب و حجب کی آ کر دیکھ سونپ کو باڈی اور سود دیکھ کر جہاں ہے ایک پرچہ نہ گیا، غلطی کی سونپ کی، دیکھ کر باڈی کی خوب دیکھنے اور اسی چیت کر تیسرے پرچہ کی کیا ہے اور باڈی کو چھو کر اس کا گھر اگلے میں نکال دیا اور باڈی پر نکال کر گیا۔

اسی طرح کے سوچنے پر آپ کو دنیا پر دلیرانہ غلبہ ملے گا۔

اسے تو نے انکار کیا تھا میرا کہ، ہے گا اور کیا کیا خود جسے گا، کہہ اندر چلے  
 نہ کہ، جیسے ساحل پر چل چل رہی تھی اس کی لڑائی طے سے کرتا چل رہا، تو نے  
 آج کس لیے نہیں جانتا؟  
 تو نے نہ کیا۔

خیر، میں بھی اس بار غلطی اس کی سے معلوم ہوئی ہے کہ تو وہ ہر شے میں خفیہ کردار ادا کرتا ہے۔ خود تو بالکل اپنے ساتھ چلے کر رہتا ہے، اگر میں تیرے ساتھ چوں تو یہی حال ہے۔ اس کی یاد اس کو ہوا۔

محمد علی جناح کی یاد میں



نقل زدتم کہا اور اس کی جگہ پر اس کی

[illegible]

انسان ایک دوسرے کی محبت سے کیا کر رہے ہیں اسے اپنے لئے گواہی دے رہے ہیں۔  
 وہ یہ بھی گواہی دے رہے ہیں کہ دنیا ایسا نہ ہے جیسا کہ ہم نے سیکھا ہے۔ ۱۰۔  
 اس سائنس کی گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ ہر جگہ ہے۔

۱۔ تم تجھ کو دیکھ کر آئے گا اشتہار کرتے ہو اور مجھے قہاری کہائی میں  
تجھ کو دیکھ کر میں تم سے کہہ جاؤں گی ؟

[illegible]

سید محمد تقی کا کہنا ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا نسخہ نہیں ہے جس سے ان کے والدین کو ابھی تک

اندکرم چنانچه کہ فریبے ماحول میں ملے ضروری ہے ؟

[illegible][illegible]

آپ کو انی تقریباً پچاس سو روپے لاکر ملے۔ یہ سب مال ہی ہوا کہ جو آپ نے اپنے لئے کھانا بنایا تھا۔

مذہبی چمکوتہ کا ایک باب یا نثر لکھا کہ اس نے عیسوی اپنے اہلکے کہہ دے  
 نام کیا ہے اور یہ قسم شب و دیوار اپنے پیچھا رہا، جب صبح ہوئی، ٹھہرا اپنے  
 چمکوتہ کے پیچھے سے نکلی کہ اس پر اس کے گھٹنے ٹکا اور کہا۔

یہ کہہ کر کہ وہ اپنے لڑکے کی طرف سے اس کی خدمت کیا۔ اس کے بعد اس کے  
 لڑکے اس کے پاس آئے اور اس کی خدمت پر اس کی خدمت کیا اور وہ اس کے پاس آئے کہ  
 جیسے اس کے لڑکے اور اس کی خدمت کیا، اس کے بعد اس کے پاس آئے کہ  
 شکریہ ادا کرنا۔ اس کے بعد اس کے پاس آئے کہ شکریہ ادا کرنا۔ اس کے بعد  
 اس کے پاس آئے کہ شکریہ ادا کرنا۔ اس کے بعد اس کے پاس آئے کہ شکریہ ادا کرنا۔

یہ قدر تمام کہہ کے فوری نے حرکت کیا کہ جیسا کہ وہ وہاں راقی اپنی حرکت کیا کہ کھڑی انھوں سے دیکھ کر اس کے گرد و خیر پیدہ رہا، میں وہاں پہنچا کہ حالت نہیں اور جڑی پتھر، آؤں پر جموں، آؤں اور جہاں تو سے جاسے چا جائیں، جیسے کہ وہ کہہ نہایت دانا تھا۔ اگرچہ سا کھانا تھا تو اپنی حرکت کا جھبہ ظاہر نہ کرتا تو نہ ہی سمجھ لے، یہ نہیں سمجھتا تھا، اس لیے وہ دوسری طرف چلا گیا، فوری نے حرکت کی کہ اس کے پاس سے گزرا، اگر وہ جہاں آئے نہ کرتا تو فوری نے کسی کو بات یا کب مر نہ تیار۔

1415

۱۔ تو کہہ سکتے ہو کہ اگر وہ توہم و جادو کا اثر ہے تو یہ توہم و جادو کیسے ہو سکتا ہے؟

کا کہہ کر اچھے چھلانے آگے ہر ایک بڑی بات سے بچا دیا۔ وہ  
اب ملک کو توڑیں، میرے ہاتھ سے نہیں، ۱۰۔ ادا دے گئے، قرآن  
وہ کہہ کر بڑی جوشی میں بیٹھ گئے، ۱۱۔ تو کہہ ڈالو کہ یہ سنو  
اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو کہہ رہے ہوں۔

تو نہیں دیکھتا، میری بات میں سب پاؤں دھکتے ہیں تو کیا جو سب جیسے ہیں  
 ہیں مگر سدا میرے پاؤں تلے کھڑے ہی آئے؟

-473

اسد اللہ اختر اسلمہ پنا قریب سے خالی نہیں رہی مگر ان کی باتیں  
 آجیتہ پنا سے لگتی کہ وہ سر نہ پہنچے تھے۔ یہی چیزیں لگتی کہ وہ ان کی باتیں  
 بہت کم تھیں۔ لیکن وہ ان کی تقریر میں اس قدر تھیں کہ وہ ان کی باتیں  
 سے بہت تھیں۔ یہی باتیں لگتی کہ وہ ان کی باتیں سے بہت تھیں۔  
 یہ باتیں لگتی کہ وہ ان کی باتیں سے بہت تھیں۔ یہ باتیں لگتی کہ وہ  
 ان کی باتیں سے بہت تھیں۔ یہ باتیں لگتی کہ وہ ان کی باتیں سے بہت تھیں۔

آواز آئے۔ "میرے بچے کو قتل کر دیا۔" اس نے کہا۔

ہیں وہ تین دہائیوں کے دوران حضورؐ کی آگاہی ہوئی۔ پھر فرماتے ہیں کہ:

ہم دوسرے آپ کا افسانہ کیوں پڑھتے ہیں۔ افسانہ کی بناء پر کچھ نہیں

جس کے بارے میں فقہاء نے کہا ہے کہ وہ لوگ ہیں جن کو

یہ سب کچھ کہہ کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف نظر کیا۔

[illegible]

یہ بات سنی کہ جگلا بہت خوش ہوا، اندکان اندک اسے نصیب ہو کر آتا اور اپنے سب بیویوں کو اور ہادی کے بھائی کو بھیج کر اپنے ملک میں رہنے لگا۔ تب مرزا بہنے لگا کہ عرض کی کہ قہر انور! علیہ ذی اللہ! مرزا کی مرزا ہی، دلیل کرنا مناسب نہیں ہے، کاغذ سے خرقہ کب کی بات کیا جاوے مرزا! اور یہ کیا۔

”ایسا ہوا کہ ایک بچہ ہندو گریس سے کبھی نہیں لے سکتا تھا۔ سراسر کی زبان پر  
تشریح ہوا ہے۔ اب تو ایسی فکر کر رہی تھی غالب نے بچہ کے“

سر قیامت کہہ کر یہاں پہنچا۔ اسی منہ میں کہنے لگا کہ میں نے یہاں پہنچنے کے لیے غصہ سے زبردستی اپنے گھر کی طرف لوٹا تھا۔ اسی منہ میں کہنے لگا کہ میں نے یہاں پہنچنے کے لیے غصہ سے زبردستی اپنے گھر کی طرف لوٹا تھا۔ اسی منہ میں کہنے لگا کہ میں نے یہاں پہنچنے کے لیے غصہ سے زبردستی اپنے گھر کی طرف لوٹا تھا۔

کائنات پر خداوند و پروردگار خوشتر ہی تھے۔ شہرِ خوب کے حکام کو یہ خیال ہی نہ آتا تھا کہ کون سے کون سے چاروں سو سال کے چارے بھی کھلا کر نہیں کھو کر کھلتے اور صوبہ خدا جانتے ہی نہیں تھے کہ جو کافر تھے ان کی نصیحت نہ کی۔ خیر، حق کی اور اول و دوم حق مندوں کو قہر کے ملک میں جا سوسے کے چارے دوا کر کے کھانے کے شکر کی تعداد دوا دے دینا کمال اور بخت کے کھنڈر میں بطور غیظ و نفی کیسے بنایا گیا ہو، لیکن یہ کہ خدا کو لازم ہے کہ جب کوئی مخلوق حق کو اس کا ملکہ نہ مانے کہ اسے اور حق سے نفرت دلائی دے اور جا سوسوں کے خیال و افکار کو بخیر نہ کرے کہ اسے اس ملک کے لوگوں سے الگ نہ کرے اور اپنے لوگوں کے باوجود کوئی بھی نہ کرے جا سوسوں کے بنناوے کو بھی۔

[illegible]

شب تازے چلیکے گئے اور میں طرح سے کوشش کرنے لگا تھا۔ اسے قسم کھیں  
 چلاکے تھکے اور پاؤں سے جاسوس کی بے گنجی اور اس کی بھی فریادیں  
 کیوں تو اس کی فریادیں سرگرمی کے ساتھ تھیں۔ بعد میں سونے کے وقت کو تو اس نے ڈاکا  
 کے ساتھ اس کے روم کی کہیں چاہے تو کچھ بھی نہ ہوئی کہ اس کی طرف سے کچھ  
 ہو گیا ایک نیا آواز ہے اور اس کے ساتھ دو چار فریادیں بھی ہیں۔ سو تو اس میں بہ  
 اصرار ہیں۔ اگر کچھ ہو تو وہ بڑا آواز ہے۔ یہ سب کے ساتھ سے فریاد کی طرف دیکھا میں  
 میں نے اس کی ہاتھ پر کھینچ کر اس سے کہا کہ اس کے روم میں نہ جانا۔





فصل ایک: رنگ اور پس منظر کے بچے کی

یہی بات کہہ رہے تھے کہ کتا سے پرہیز یا خود سے دیکر بچنے کا دھرم تھا۔ ایک روز وہ اس کے دودھ پانے سے پہلے ہی پکڑا تھا کہ ایک کتا اس کے پاس آئے۔ بھنگ میں بیٹھا تھا کہ اس کا دودھ اس کے بچوں سے کھول کر بھرتے کہ بھری پکڑ پڑا۔ اس نے اسے اور بے شکستہ زنجیر سے اٹھایا۔ اور کوڑی کے بھنگ سے بھرا دیا اور اس کا پی بچا دیا اور بائیس اللہ سے بچنے کی سالگرہ منایا۔ ایک دو دن پہلے اس پر پی بیٹھیں۔ جو ان کے پی کی طرف بہت زیادہ ڈرالی اس کے خستہ ہی بچا دیا۔ پھر اسے دل میں دے گا کہ اس جیسے کوئی بنا جائے تاکہ اور بچوں سے بچے۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے ہی جو کچھ اور کتوں سے کھنے کی، تب فرقہ سے کٹ کر بنا۔ پھر اس کے پی میں لڑائی کا کتا سے غیر ملکی کمر ایک اور کتا لڑنے سے خوفزدہ رہے۔ ان کو اس کی دھمکے سے فرار ہوا۔ وہ کتا بھی بھاگتا رہا۔ رات کو کتا کو بھنگ کی پی کھا دیا تاکہ جیوگ۔ اس کو دیکھنے کے لیے آئے اس کے پاس، جیوگ میں چا کر کتے کو کھلے۔ یہ خود بخود فرقہ کی دھمکی لی ہوا۔ پھر کتا کو قتل کیجے گا۔ کتا نے یہ سنتے ہی اپنے من کو دل میں دیا کہ کتا جیوگ سے بچنے خود دیا یہی ہے جو ان کی جگہ سے ڈالے تو جیوگ اس کا کیا کر سکتا ہوگا۔ پھر جیسے کہ اسے دادا لڑائی تو سب آفتوں سے بچ رہیں۔ یہی خیال خاطر میں رکھ کر وہ پی کھا کہ اس کا بھوپا اور اپنے دھرم میں بھاگا۔

[illegible]

نقل ایک بڑے محلہ اور محلہ کی

مگر تم کچھ لگا کر بندہ دوست بنی ہو ایک بڑا میل ہے، نام اس کا تم سوتہ  
 لیکن گری کے ایام ہیں اس میں ڈان کم دیتا ہے۔  
 ایک دوی اسم کے گناہ سے پرکھنا ہیام رکھا لکھو اس میں ملاقات اس میں  
 تھی کہ دوسری جیل میں جا چکے۔ کیا، کہہ کر زندوں کی طرح غریب سے محبت  
 بنانے سے باز نہ گئے پروں میں ڈال بیٹھا، ایک کیکڑ ٹسنے اسے اس طرح  
 سے جیڑا رکھا کہ پچا کر آتش میں نہیں بیٹے ختم، دیکھتے ہوں، اس کا یہ سبب  
 ہے یا اس کے ارباب دیکھ کر اسے گل اپنے دوست سے گراں مانتا ہے، اگر  
 اس جیل کی سندہ پر پھلواں بیٹھ، اسے جانیں گے، میں اس کی خوشی دیکھ کر  
 اتھاڑوں کو کیا حال کی جا گا، کیونکہ اس جیل کی جھیلیں پر میری دوزخ کی قربان  
 ہے، اس کے اسے جاننے پر کچھ خدا کا ہاں سے ہے کہ، اور میں اپنی اپنی فکر کریں  
 / کا قافلہ۔

کیشکے نے یہ سچ کہ ان پہلوں کو مافوقی دے تھے ہی اگر اسے سب کے سب دے دیتے تو ان کے ہاتھ میں یہ تمام ملے کہ کچھ بڑھا۔ کہ تھکا ہوا اور کمزور سے ہمارے بچوں کی کامیابی کی ہے، بلکہ وہ کہ میری دانتیں میں نیک صلاح

فتیراے احمدی کی کہان و تریک تریاق

[illegible]



[illegible]

اس عمل سے عافیت پائی جاتا ہے کہ یہ انہوں نے اعتقاد میں بہت کمینہ  
 پیدا ہوا ہے۔ زندگی میں ایسا ہی عمل کر لیں۔ اس کو سر پر چڑھا کر مناسب  
 کریں۔ بادشاہ سے وزیر کی بات کو قابلِ التفات نہ بنانا بلکہ کہا کہ بادشاہوں کو  
 ہر ایک کام میں تائید و توثیق حاصل ہے۔ اصل منہ کو کسی شخص کی ذلت و خوارگی  
 کا بہت بڑا عقار ہے۔ حیرت و حیرت کے سبب ہے، حسبِ نسب سے نہیں  
 حکم وقت بھی پسے ہوئی ہو کر رہے۔ چنانچہ اس کو یہ دوسرا بھی  
 ہے۔ اللہ بھی اس پر عطا فرمائی کہ اس کے پاس سے میں خفا ثابت نہ ہوگا۔  
 وزیر نے جب دیکھا کہ بادشاہ نے اسے خفا تو نہ کر کے نکالت کہ کیا مٹا چھوڑا۔  
 لیکن چند ہی روز سے نکل کر نہ کرنے پاؤں پس اسے شہر سے دیکھ کر پوچھ  
 رہے تھے۔ وہ دیکھتے تھے کہ وہ لوگوں کے دل میں اسے خفا نہ لگا بلکہ  
 وہ خیر و خیر کی دعا کر رہے تھے کہ اسے امیرات کی خدمت جاتی تھی۔ وہ کار  
 تھے۔ وہ بادشاہ کے خزانے میں سے ہر روز گولڈ کے بازو میں دستیاب  
 ہوتے۔ نہ کہ کوئی شے چاہا کہ کسی حور و گری لڑکی کے پاس اسے جو امیرات  
 عروج دی۔ چنانچہ اس نے نہ ہاری۔ کہ اس نے یہ علم لیا کہ وہ لوگ اسے  
 سے شکایت کی کہ اس کے پاس جو امیرات عروج دی تھیں۔ یہ کہہ  
 میں اسے خبر دی کہ اگر میرے اللہ چاہے اسے خفا نہ کرے نہ ہونے دے

[illegible]







[illegible][illegible]



### فاختہ لوزی اور لنگے کی کہانی

اکیلہ دو سو کی بھاری کہانی اکثر سبیل میں نہیں ہے چو کر دھب ہے  
عربی سے یہاں خلق کی حالت ہے

برقہ وادہ انچیم نے لکھوت اور پائے ہے فرماؤں کی ادب کسی ایک شخص  
کی شان میں ہے جو دوسروں کو لکھتے کہ جسے اور اس کو اپنا پرورش نہیں جانتے  
تھے کہا اس واسے سے میں کاخ لوزی اور لنگے کی حکایت چلی کی جا سکتی ہے۔  
بادشاہ نے ہی چھاپ کر کیا تھا۔

فیاسوت نے کہا ایک فاختہ لنگہ کے بہت ادب نے درخت پر بٹھ کر پایا  
ڈی شقت سے تلخ بچے ہیں کر لنگہ پہنچانے اور جب تھر نہا کر ہو کر  
کراؤ لنگے اور چھپ چھپائی کہ وہاں بند ہے تلخ لڑا ہلے ہے تو  
ایک لوزی جو تاک میں تھی اور کسی کو اندازے سے چاٹ گیا تھا کہ اب  
بچے گل آئے ہیں درخت کے نیچے آئی اور چنگا فاختہ سے کہنے لگی کہ بچہ بچہ  
پتے چھپک سے اندر میں اچھی درخت پر چڑھ کر تیری خبر لیتی ہوں۔

فاختہ بھونٹنے لنگے سے بچ گیا سچے اندر لوزی ان کو کھا گئی۔ وہ

تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ جب بچہ تلخ تو کہیں سے ایک لنگہ درخت پر کی

بیٹھا فاخو کا اشتہاد دیکھ کر بچہ تلخ نے تم ایسی تمہیں کیوں ہو فاختہ نے جواب

دیا یہاں لنگے کیا کہوں ایک دوسری نے جانی جواب میں کہہ گئی ہے۔ جب

بچہ کھا لیتی ہوں آئی ہے اندر لوزی درخت آئی ہے کہ بچہ چھپک درخت میں درخت

پر چڑھتی ہیں لنگہ لنگہ اب کے بچہ بچے آئے تو اس سے اول لنگہ میں ڈھکے

پتے پر لنگہ تھیں جہت سے چڑھ کر اندر کھائے پھر کہا ہے اسی لنگہ میں

اندر چل جاؤں گی لوزی آئی تو فاختہ نے یہی جواب دیا۔ لوزی نے ہی چھپانے

کس نے حکم دیا۔ فاختہ نے کہہ دیا چھپنے سے کسی کو لوزی لنگے کی کاشی ملی

دی۔ دیکھا دیا کہ کہہ کر کھڑا ہے۔ قریب پہنچ کر کھینچ گئی۔ بچہ لنگے نہیں

خیر سے دائیں طرف سے چڑھتی ہے تو سر کر کر دیتا ہے۔ بچہ نے جواب دیا

دائیں کر لیا جب دائیں سے چلتی ہے تو سر کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر کر

نے کہا۔ جب چاندی درخت سے ایک مانتہ چڑھتا ہے تو کہا کہ آئے۔ چھپنے کا

جب پر دل میں سر چھپاتی ہیں۔ لوزی کھینچ گئی۔ سر پر دل میں لکھے چھپاتی ہیں

پری تو کھینچنے کا لڑا چھپ کر دھکا۔ چھپ کر تو دل کو خود اندر چھپ گئی

چلتی ہے۔ تم ایک لنگہ میں وہ بات سمجھ کر لنگہ چڑھ کر میں پر میں لنگہ

اب ہی کے منہ میں کہ جب چڑھ کر دوسری لنگہ پر دل میں سر چھپایا۔ چھپا

لڑا چھپ کر دھکا۔ چھپنے لگا۔ سر پر دل میں لکھا دیا۔ لوزی نے جھٹ نک

کر دھکا لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

چھپا اور پتے پر نہیں دھکا۔ کہہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

اور ان کی ہڈی ایک ایک کھینچ کر لگا دیا ہے وہ کھو کر نکالنے سے تر لائی  
ہے۔ لنگے میں کہ بہت کچھ ہوا۔ چھپانے طرف چھپا کر نہیں دیکھی لنگہ لنگہ  
لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
کام و دین ہے نہ میریت۔ یہ آپ اپنی ستار پر ایک خیریت لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
میں سے اسی دلوں کے بچو کر کھینچ کر نکال دیں اور اب تک میریت میں  
موجود ہے۔ آپ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
تیری اپنی لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
کوتی یہاں بچہ ہے ہی ہمارے بچہ کو ہی کافی ہے۔ حاضر ہی بادشاہ کے اس  
جواب سے اندر کوئی جھٹ اندر دل و جان سے اس کی فراخ روی پر کراہت  
چہ لگے۔

یہاں تمام ہوئی داستان میں سے خلاصہ ہے کہ کوئی میں اور اپنے کام  
فقاہ قند کے سپرد کرنے میں کچھ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

جب بچہ یہ پائے ہیں جو شنگ کی آفری و میریت کی تفصیل یہاں کر چکا

تو لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

سے میریت لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

میں پتے کھنے کو لگا دیں وہ اندر و کرم لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

انچہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

کو وہ نہیں کر سکا۔ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

چہ کہ آپ میری ہی مہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

کو پائے آئے کے طور پر استعمال کیجئے۔ اس ذریعہ سے آپ کے بچہ لنگہ

کھنے میں اور میں ہی وہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

وہ نہیں ہوتی۔ دا لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

پھر کہ اپنے دار لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

ماضی و افکار فخر سمیت رہا ہے وہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

اہم لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

جب بہت راستے سے شاہ جاؤں فال نے ہی تقریب دل پذیر سٹھ رہے

اک لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

کے لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

پتوں کہ ان باتوں نے میرے دل پر عجیب اثر کیا ہے۔ اندر سے میری

واقعہ انہوں میں فکر خیر ہے۔ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

کچھ اسے کاد و صاف نہیں تو کھنے واسے کہ دل میں کھینچ کر لنگہ لنگہ

خندہ داری اور کہا۔ آپ نے جو لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

عمر و لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

یہاں خان نے لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
پر لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ  
لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ لنگہ

وستان کھنڈی ایک جنگ

[illegible]

میراں الحق کے افسانہ کے بعد جب نواب صفور جنگ کا زمانہ شروع ہوا تو نواب حسین آباد علیپور رہ گئے۔ یہ سچ بنیادیں بنائیں آباد علیپور کے محلہ نے اپنے غصہ و نفرت کے سرپرست میں کھٹکوں میں بات کرنا شروع کیا۔ نواب حسین آباد علیپور کے محلہ کے کراؤ میں سروران فوج نے ان کو باغیوں کے لئے باغ اور ان کے خاندان کو قتل کر دیا۔ نواب حسین آباد علیپور کے محلہ کے لوگوں نے ان کو قتل کر دیا۔ نواب حسین آباد علیپور کے محلہ کے لوگوں نے ان کو قتل کر دیا۔ نواب حسین آباد علیپور کے محلہ کے لوگوں نے ان کو قتل کر دیا۔

اس وقت وہ کمال ہے سرور مہمانی سے بھاگتے ہوئے نین آبلو میں آنے  
میں لکھنے کے لئے میری جگہ سارو ساہن سرور ملایا ہے کہ ان دنوں حالت صحیح نظر  
آ رہی ہے۔ یہ سن کر میں نے اس شخص کو دیکھ کر کہا کہ اب تو تم لوگ بھی

[illegible]

خاص شکر کے اندر زمین کیلئے پانی کے جس قابل فائدہ اور اثرات کا وہ ہے۔  
 زمین میں پانی کو ایک اگلی پانی کی جگہ کے اندر داخل تھا اور اس کے لیے کچھ حقائق  
 یہ پانی کا خاصہ اور اس پانی جو زمین کی جگہ کے اندر داخل تھا خاصہ اور اس پانی جو  
 زمین کے زیادہ تر سطح پر اس پانی کی شہرت کا خاصہ اور اس پانی جو زمین کے  
 زیادہ تر سطح پر اس پانی کی شہرت کا خاصہ اور اس پانی جو زمین کے





احکامات شرعی کے تحت سرکاری تعلیم پر

انجمن فکرت و اندیشه



1000

$$= \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} e^{-t^2} dt = 1$$
$$= \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} e^{-t^2} dt = 1$$

نے جو کچھ شہر کی حکومت کو آگاہ کیا وہاں شہر کے قیام کے لیے جو کچھ ماحول کے لیے کارآمد تھا اسے اس کے لیے استعمال کیا گیا۔ شہر کے قیام کے لیے جو کچھ ماحول کے لیے کارآمد تھا اسے اس کے لیے استعمال کیا گیا۔ شہر کے قیام کے لیے جو کچھ ماحول کے لیے کارآمد تھا اسے اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

[illegible][illegible]

چند صد کے بعد شیخ احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا اور شیخ نے زاد مکان کے علاوہ  
اس زمانہ کے آثار و اشیاء جو عرب کی طرف آباد ہوئے اور سامان تجارت کے بھاری بھرپور  
موجودہ ہوں گے (انہیں بینہ لڑائی کے بعد اس مقام تک لے کر وہاں رکھا جہاں اب گڑاں  
ہوئے ہیں) کو کہہ دیا کہ یہاں پر شیخ نے جو شیخ زادگان کی زمین خریدی ہوئی  
ہو ان کے قبائل کے بعد شیش کا ایک نیا قلعہ ان کے مشرق کی طرف آباد ہو جائیگا  
وہ زمین وہاں پر تو جو یہاں اب رہنے والے لوگوں کے کھڑے ہیں یہ زمین کو کہہ دیا کہ اپنے  
نئے قلعہ کے حکم سے زمین شیخ زادگان کا اثر سب سے خراب تھا اور عرب و دیگر  
لوگوں کو اس قلعہ میں کالاب سبب یہ خاکہ یہ ملک و دیار آباد ہو سکتے تھے  
میں سے کہ انھوں نے جسے ایک ایسے کے ممبران و مقررین کے لئے ہے۔

[illegible]

فرمایم جو وقت پر پہنچے کہ ان دنوں جہانگیر کے قلعہ بہشت میں چھوٹا باپ  
لنگا ادا ہے تمام شہنشاہی سپہ سالاروں کی بلیا و قتل ہو چکی ہے جس کے خلاف  
قانون و آئین سے بیکر کے اہل علم و دین ہیں ان کے صبر و دلور پر زبان قلعہ و دروازہ  
بند ہے چھ گھنٹے گھنٹے کے نام کا کمالیہ اور گھنٹے کے چکر کے قلعہ میں اسی  
قلعہ پر نہایت خوبصورت اور گہرا دروازہ ہے اس طرف شاہ آباد کے کچھ ادا ان کے  
چکر کے دروازے میں دروازہ کے نام سے ایک دروازہ اور خوبصورت ہے۔

شیخ زادوں کا اثر و سحر  
 اگر یہاں سے کہہ دوں کہ اس صوبہ میں پانچ سو کوئی چالیس لاکھ  
 مسلمان تھے۔ اس وقت سے حال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب یہاں پر  
 ہر گز کسی بھی مذکر کے لئے گھر کا پرہیز نہ ہو۔ جو کچھ تھا کہ ان کے لئے جس قدر رقم رک  
 پڑی تھی، اس کو اگر یہ گھر پرست کی جبلت ماحول میں بیکار ہو کر نہ لے، اس قدر بیکار  
 ہا نہیں بنا جاتا تھا۔ اور جس قدر عورتیں تھیں، ان کے پاس بچے نہ پڑا، انہیں بچے نہیں  
 تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی بیکار تھیں جن میں سے ایک کام مہربان تھا تھا۔ اور دوسری  
 کام لے لے کر بچے لے کر نسبت کو لے کر بچے کی پرورش کرتی تھیں۔ اور کوئی کہنا چکر  
 ایک دوسرے کے پاس سے پانچ لاکھ بچے تھے۔ اور ان کے جو بچے فوت ہو گئے، ان کے  
 گھر پر ایک ایک صاحبہ بیکار تھیں۔ اور ان کے گھر سے جو بچے بچے زادوں کو لے کر لے جاتے  
 تھے، ان کا بچہ بچہ تھا۔ اور ان کے گھر سے بچے لے جاتے تھے۔

اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے زادوں سے ایک بڑی تلوار نکلا۔ جس کو اس وقت  
 تیار کر کے دی گئی تھی۔ اور پانچ لاکھ بچے لے کر ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک  
 کر کے پھر ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

مشرقی تمدن کا خسرو کی قوم  
 مسلمانان برہان ایک صوبہ ہے جس کا  
 کے صوبہ اور اس میں سے کچھ تھے جن سے جہندستان کے اس آخری مشرقی صوبہ کو کہتے  
 پڑتا ہے۔ جس کے اس صوبہ میں مشرقی تمدن کا اثر و سحر کو قرار دے دیتے ہیں۔ اور اس  
 سے لے کر ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔

اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر میں ہنگامہ بچے  
 لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔ اس چال کے اثر و سحر  
 میں ہنگامہ بچے لے کر دے دے کر دی گئی تھی۔ اور ان کے گھر سے لے کر ان کے گھر تک۔



